Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 02, July-September 2024, **PP**: 100-109
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

دورِ نبوی ﷺ میں خواجہ سراؤں کی سماجی حیثیت

Social Status of Eunuchs in the Prophetic Period

1. Muhammad Tahir Akbar 786tiens@gmail.com	*Representative, Daily "Baithak" Multan.*
2. Dr. Peeral Khan peeral.khan@iba-suk.edu.pk	*Assistant Professor, Sukkur IBA University, Sukkur.*

How to Cite: Muhammad Tahir Akbar and Dr. Peeral Khan. 2024: "Social Status of Eunuchs in the Prophetic Period". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (02): 100-109.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
05-08-2024	29-08-2024	17-09-2024

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub, اردو جرائد اشاریہ

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

دورِ نبوی ﷺ میں خواجہ سراؤں کی سماجی حیثیت
Social Status of Eunuchs in the Prophetic Period

1. **Muhammad Tahir Akbar**
Representative, Daily "Baithak" Multan.
786tiens@gmail.com

2. **Dr. Peeral Khan**
Assistant Professor, Sukkur IBA University, Sukkur.
peeral.khan@iba-suk.edu.pk

Abstract

This research explores the social status of eunuchs during the Prophetic period of early Islam, focusing on their roles, treatment, and societal integration. Eunuchs, a distinct class in many ancient civilizations, were often employed in various administrative, domestic, and religious capacities. In the context of early Islam, particularly during the life of Prophet Muḥammad (ﷺ), the study examines how Islamic teachings and practices influenced their position in society. The research analyzes relevant *Ḥadīth* literature, historical accounts, and Islamic legal perspectives to understand how eunuchs were perceived and treated within the Muslim community. It explores the principles of equality, dignity, and rights under Islamic law, investigating whether these ideals were extended to eunuchs and how they navigated societal structures in Medina and the broader Arabian Peninsula. By examining these aspects, the study contributes to the understanding of Islamic views on marginalized groups and offers insights into how religious values shaped their social standing in the formative years of Islam.

Keywords: *Society, Eunuchs, Islamic Law, History, Equality, Dignity.*

تعارف

دین اسلام میں جنسی اعتبار سے کمزور یا معذور افراد جنہیں عصر حاضر میں خواجہ سرا کہہ دیا جاتا ہے کی کوئی الگ جنس یا نوع تصور نہیں کی گئی بلکہ یا تو وہ مردانہ صفات کے یا زنانہ صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ جنس کے حوالہ سے کمزوری یا معذوری کے باوجود، انہیں وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو کسی مرد یا عورت کو حاصل ہوتے ہیں۔ جدید سائنس نے بھی اسلام کے اس تصور کی تصدیق کی ہے۔

قرآن کریم کی متعدد آیات میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے ہر چیز کے جوڑے بنائے ہیں۔ مثال کے طور پر فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ:

- وَمِن كُلِّ شَى خَلَقنَا زَوجَينِ لَعَلَّكُم تَذَكَّرُون۔[1]

اور ہم نے ہر چیز کی تخلیق جوڑوں میں کی ہے، شاید تم اس سے سبق حاصل کرو۔

- سُبحٰنَ الَّذِی خَلَقَ الاَزواجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الاَرضُ وَمِن اَنفُسِهِم وَ مِمَّا لَا يَعلَمُون۔[2]

وہ پاک ذات ہے جس نے زمین سے اگنے والی نباتات کی تمام اقسام کے جوڑے بنائے اور خود ان (انسانوں) کی اپنی جنس سے بھی اور ان چیزوں کے بھی جنہیں یہ نہیں جانتے۔

سائنسی طور پر حمل کے ابتدائی تین ماہ میں ایمبریو یا فیٹس صرف زنانہ صفات کا حامل ہوتا ہے۔[3] اگر فیٹس مرد کا ہو تو چوتھے ماہ میں مرد کے جنسی اعضاء نشو ونما پاتے ہیں اور زنانہ صفات ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات بچے یا بچی کے جنسی اعضاء پوری طرح نشو ونما

نہیں پاسکتے یا زنانہ اور مردانہ دونوں طرح کے جنسی اعضاء موجود ہوتے ہیں۔یوں معذوری کا شکار ایسے بچے تیسری جنس کہلائے جاتے ہیں جو کہ غلط العوام ہے۔موجودہ سائنسی دور میں اگر ایسے بچوں کو طبی سہولیات میسر آجائیں تو ان میں سے زیادہ تر بچے، معمول کے چیک اپ اور آپریشن سے مکمل مرد یا عورت بن سکتے ہیں۔ بعض اوقات مرد کے اعضائے مخصوصہ پیٹ کے نچلے حصہ کے اندر ہی رہ جاتے ہیں جبکہ بظاہر جنسی عضو زنانہ ہوتا ہے لیکن بچہ دانی موجود نہیں ہوتی۔ ایسے کچھ بچے بلوغت کی عمر میں پیٹ کے نچلے حصے میں شدید درد محسوس کرتے ہیں اور اگر خوش قسمتی سے انہیں درست طبی سہولیات میسر ہو جائیں تو وہ مرد بن جاتے ہیں۔

اگرچہ دنیا کی مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں جینڈر اور جنس کے حوالہ سے معذور یا کمزور لوگوں کے بیسیوں نام موجود ہیں لیکن عہدِ نبوی ﷺ سمیت دین اسلام میں جنس یا جینڈر کے حوالہ سے معذور لوگوں کی چار اقسام ہیں۔ پہلی خنثیٰ، دوسری خنثیٰ مشکل، تیسری مخنث اور چوتھی مترجلہ۔ جن کی تفصیل اور عہد نبوی میں خنثیٰ، خنثیٰ مشکل، مخنث اور مترجلہ کی الگ الگ سماجی حیثیت زیر نظر مضمون میں تفصیل سے ذکر کی گئی ہے۔ البتہ احادیث اور سیرت کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ عہد رسالت مآب ﷺ میں جنسی اعتبار سے کمزور یا معذور افراد کو تیسری صنف میں تقسیم نہیں کیا گیا بلکہ ان کی غالب جنس کے لحاظ سے انہیں مرد یا عورت تسلیم کرکے ان کی سماجی حیثیت کا تعین کیا گیا۔ انہیں وہ تمام حقوق حاصل رہے جو اس معاشرے میں مرد یا عورت کو حاصل تھے جیسے دیگر معذور افراد کو تمام تر حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ مذکورہ مقالہ میں اسی مقدمہ کو دلائل کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیز اس تناظر میں عصر حاضر کے حوالہ سے کچھ تجاویز و سفارشات بھی پیش کی گئی ہیں۔

دنیا کی معروف زبانوں میں خواجہ سرا کی تعریفات

دنیا بھر میں جنس کے حوالہ سے کمزور یا معذور لوگوں کے بیسیوں نام ہیں۔ مثال کے طور پر:

1. خواجہ سرا، محلی، خصی (Eunuch): خواجہ سرا اس غلام یا ملازم کو کہا جاتا تھا جو گھر میں یا دربار میں کام کرتا ہو۔ یہ امیروں اور بادشاہوں کے زنانہ محل کی دربانی بھی کرتے تھے اور زنانے میں آنے جانے کی بھی انہیں اجازت ہوتی تھی۔ ان کو محلی بھی کہا جاتا تھا۔ دیگر الفاظ میں ایسے مکمل مردانہ صفات کے حامل مرد یا غلام جن کے خصیے نکال دیے گئے ہوں، خواجہ سرا یا محلی کہلاتے تھے۔ برصغیر پاک وہند میں خواجہ سرا ہونا نہایت اعزاز اور بادشاہوں کے قرب کی علامت تھی۔ برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں بادشاہ علاؤالدین خلجی کا مقرب خاص "ملک کافور" خواجہ سرا تھا جس نے کئی اہم جنگی محاذوں میں سالاری کے فرائض انجام دیئے اور کئی علاقے فتح کیے۔[4] اودھ میں خواجہ سرا "الماس علی خان" بھی ایک عظیم فوج کا کماندار تھا۔[5] البتہ عصر حاضر میں خواجہ سرا کی یہ تعریف نہیں کی جاتی بلکہ جنس یا جینڈر کے حوالہ سے کمزور یا معذور تمام افراد کو ہی خواجہ سرا کہہ دیا جاتا ہے، یوں زمانہ بدلنے کے ساتھ خواجہ سرا کی تعریف بھی تبدیل ہو چکی ہے۔
2. خسرہ، کھسرا، ہیجڑا، زنخا:

    (Inter sex, Hermaphrodite, Unisexual, A gender, Gender less, Trans Sexual)

    اردو اور انگلش زبانوں میں ایسے تمام افراد جو بیک وقت مردانہ اور زنانہ جینیاتی خصوصیات، مبہم جنسی اعضاء کے حامل ہوں، جنسی اعتبار سے کمزور یا معذور ہوں، ان کے لئے ایسے نام استعمال کیے جاتے ہیں۔
3. نان بائنری (Non Binary, Gender Fluid): جنسی اور نفسیاتی طور پر ایسے کمزور افراد جو ذہنی طور پر تذبذب کے شکار ہوں کہ وہ مرد ہیں یا عورت، حالانکہ وہ جسمانی طور پر کوئی ایک واضح جنس رکھتے ہوں۔

4. ٹرانس جینڈر (Transgender): ایسا مرد یا عورت جو کسی نفسیاتی عارضہ کی وجہ سے اپنی مرضی سے اپنی صنف کا تعین کرے یعنی عورت یہ سمجھنا شروع کردے کہ دراصل اس میں مرد کی روح یا خصوصیات موجود ہیں یا مرد کسی نفسیاتی عارضے کی وجہ سے سمجھنا شروع کردے کہ دراصل وہ تو ایک عورت ہے اور مرد عورت کی شباہت اختیار کریں اور عورتیں مردوں کی شباہت اختیار کریں۔ عصر حاضر میں ٹرانس جینڈر کی یہ تعریف نہیں کی جاتی بلکہ جنس یا جینڈر کے حوالہ سے کمزور یا معذور تمام افراد کو ہی ٹرانس جینڈر کہہ دیا جاتا ہے۔ یوں وقت گزرنے کے ساتھ ٹرانس جینڈر کی تعریف تبدیل ہوچکی ہے جیسا کہ پاکستان کے متنازعہ اور بعد ازاں معطل ہو جانے والے ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن آف رائٹس ایکٹ 2018ء میں جینڈر یا جنس کے حوالہ سے کمزور یا معذور تمام افراد کے لئے ہی ٹرانس جینڈر کی تعریف کی گئی تھی۔[6]
5. خنثیٰ: جنسی اعتبار سے کمزور یا معذور افراد کے لئے خنثیٰ کا لفظ مستعمل ہے۔
6. خنثیٰ مشکّل: جنسی اعتبار سے کمزور یا معذور ایسے افراد جن کی غالب جنس کا پتہ لگانا دشوار ہو اور یہ مشکل پیش آئے کہ ان کا شمار مردوں میں ہوگا یا عورتوں میں، ایسے افراد کو خنثیٰ مشکّل کہا جاتا ہے۔
7. مخنث: عربی زبان میں ایسے مرد جو عورتوں کی شباہت اختیار کرلیں انہیں مخنث کہا جاتا ہے۔
8. مترجلہ: عربی زبان میں ایسی عورتیں جو مردوں کی شباہت اختیار کریں انہیں مترجلہ کہا جاتا ہے۔

جنسی اعتبار سے کمزور یا معذور افراد اور LGBTQ+ میں فرق

عصر حاضر میں LGBTQ+ یا LGBTPPIP2A اور اس طرح کے دیگر ناموں سے تحریکیں چل رہی ہیں جن کا مقصد خنثیٰ سمیت دنیا کے ہر شخص کو مادر پدر آزادانہ جنسی آزادی دلانا ہے۔ ایک مرد بغیر کسی میڈیکل کے محض ایک درخواست دے کر اپنی شناخت تبدیل کراکے عورتوں والے حقوق حاصل کرسکے، اسی طرح ایک عورت بھی بغیر کسی میڈیکل کے محض ایک درخواست دے کر اپنی جنس تبدیل کراسکے کیونکہ ان کے خیال میں جنس کا تعلق جسمانی اعضاء کی بجائے احساسات سے ہے۔

LGBTQ+ میں L سے مراد Lesbian ہے جس کے معنی وہ عورت ہے جو دوسری عورتوں سے جنسی تعلق رکھتی ہو، G سے مراد Gay ہے جس کے معنی ایسا مرد ہے جو دوسرے مردوں سے جنسی تعلق رکھے۔ B سے مراد Bisexual ہے جس کے معنی ہم جنس پرست یعنی اپنی ہی جنس یا مخالف یا دونوں ہی جنسوں سے آزادانہ جنسی تعلقات رکھنے والے لوگ ہیں، T سے مراد Transgender ہے جس کے معنی خواجہ سرا کا آزادانہ جنسی تعلق رکھنا ہے۔ Q سے مراد Queer or Questioning ہے جس کے معنی ہر طرح کے آزاد جنسی تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، + سے مراد ہم جنس، مخالف جنس یا دونوں میں آزادانہ جنسی تعلق رکھنے والے دیگر لوگ ہیں۔[7] المختصر یہ وہ لوگ ہیں جو ہم جنس یا مخالف جنس پرستی، محرمات، ماں، بہن، بیٹی وغیرہ یا جانوروں سے ہر طرح سے جنسی خواہش کی تکمیل کی آزادی چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر طرح کی جنسی آزادی کے حوالہ سے کوئی قانون ان کے لیے مانع نہ ہو۔

عہد رسالت ﷺ اور قرون اولیٰ میں خنثیٰ، خنثیٰ مشکّل، مخنث اور مترجلہ کی الگ الگ شناخت

دنیا بھر میں جنسی اعتبار سے کمزور اور معذور افراد کو بیسیوں نام دیئے گئے ہیں لیکن عہد رسالت مآب ﷺ اور فقہائے اسلام نے اس کی چار صورتیں ہی ذکر کی ہیں۔ پہلی خنثیٰ، دوسری خنثیٰ مشکل، تیسری مخنث اور چوتھی مترجلہ۔ خنثیٰ اور خنثیٰ مشکل حقیقی اور پیدائشی صورتیں ہیں جبکہ مخنث نفسیاتی اور اختیاری صورت ہے۔ امام یحییٰ بن شرف نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ خنثیٰ یا خنثیٰ مشکل وہ ہے جو پیدائشی ہو اور عورتوں کی عادات، اطوار، گفتگو اور حرکات کو اپنی مرضی سے اختیار نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے

اسے ایسے ہی پیدا فرمایا ہے۔ایسے فرد پر اس معذوری کی وجہ سے کوئی مذمت اور گناہ نہیں۔ خنثیٰ مشکل ایسے خنثیٰ کو کہا جاتا ہے جس کی غالب جنس کی پہچان مشکل ہو کہ اس پر مردوں کے احکامات لاگو ہوں گے یا عورتوں کے۔ خنثیٰ مشکل میں غالب صنف کی پہچان کے لئے متعدد کتب احادیث اور ائمہ نے بہت سی نشانیاں بیان کی ہیں جن کی تفصیل زیر نظر مضمون میں آگے بیان کی گئی ہے۔[8] جب کوئی مرد جان بوجھ کر عورتوں کی شباہت اختیار کرے تو ایسے مخنث پر لعنت کی گئی ہے۔[9] یہ نام رسول اللہ ﷺ نے ایسے مرد کو دیا جس میں مردانہ جنس غالب تھی اور احساسات و جذبات بھی مردوں والے تھے لیکن وہ مردوں کی صفات اپنانے کی بجائے عورتوں کی شباہت اختیار کر رہا تھا۔[10] ایسی عورتیں جو مردوں کی شباہت اختیار کریں انہیں مترجلہ کہا جاتا ہے۔

احادیث نبویہ کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ پیدائشی خنثیٰ، معذور ہونے کے ناطے، ہمدردی، علاج اور خصوصی ثواب کا مستحق ہے۔ لیکن اگر کوئی مرد یا عورت نفسیاتی مرض کی وجہ سے دوسری صنف سے مشابہت کرے جسے مخنث یا مترجلہ کہا جاتا ہے تو ایسے لوگ فاسق اور گناہ گار ہیں۔ دین اسلام میں خنثیٰ یا خنثیٰ مشکل کے لئے کوئی الگ احکام شریعت یا عبادات کے طریقے نہیں ہیں بلکہ ان کو ان کے غالب اوصاف کی بنا پر مرد و عورت والے احکامات شریعت پر ہی عمل کرنا ہو گا۔ مرد یا عورت کی غالب صنف کی بنا پر ان کو کسی ایک صنف سے ملایا جائے گا اور اسی صنف کے احکام شریعت اور حقوق و فرائض ہی ان پر لاگو اور جاری کیے جائیں گے۔ عہد رسالت مآب میں بھی ان کی یہی سماجی حیثیت تھی۔

اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کے جید علمائے کرام کے مطابق اسلام میں تیسری جنس کا کوئی تصور نہیں۔ جس شخص کے اعضاء میں مرد و عورت کی علامتیں جمع ہو گئی ہوں، اس میں دیکھا جائے گا کہ کون سے اعضاء کا تناسب زیادہ ہے، اگر مرد کے اعضاء زیادہ ہیں تو طبی علاج کے ذریعہ عورت ہونے کے اشتباہ کو دور کر لینا جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک طرح کا مرض ہے اور علاج کے ذریعہ مرض سے شفاء مقصود ہے، نہ کہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی۔[11]

اسلام اور جدید میڈیکل سائنس میں خنثیٰ اور خنثیٰ مشکل کی حقیقت

قرآن کریم کی متعدد آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں میں دو ہی صنفیں پیدا کی ہیں اور جنسی کمزوری یا معذوری دیگر جسمانی بیماریوں کی طرح ایک حقیقت ہے۔ دیگر بیماریوں کی طرح ان کا بھی علاج ممکن ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جنسی لحاظ سے کمزور یا معذور لوگوں کو ان کی غالب جنس کی پہچان کر کے مردوں یا عورتوں والے احکام ہی نافذ کیے جائیں۔ جدید میڈیکل سائنس بھی خنثیٰ اور خنثیٰ مشکل کے ضمن میں دین اسلام اور عہد رسالت مآب کے نظریات کی حامی ہے۔ جدید میڈیکل سائنس بھی یہی بتاتی ہے کہ کہ تیسری صنف کا کوئی حقیقی یا طبی وجود نہیں بلکہ تمام انسان اپنے اندر کسی ایک صنف کی خصوصیات کے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہیں جن کو نہایت آسان ٹیسٹ سے نہ صرف پہچانا جاسکتا ہے بلکہ زیادہ تر صورتوں میں جنسی کمزوری کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔ انہیں مردانہ یا زنانہ ہارمونز دیے جاسکتے اور نفسیاتی علاج بھی کیا جاسکتا ہے جس سے وہ بالکل تندرست ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں اس نوعیت کا ایک ادارہ جوہر ٹاؤن لاہور میں برتھ ڈیفیکٹس فاؤنڈیشن کے نام سے موجود ہے۔[12] ان کا دعویٰ ہے کہ زیادہ تر ایسے مریضوں کا علاج ممکن ہے۔

عہد رسالت ﷺ میں خنثیٰ اور خنثی مشکّل کی سماجی و شرعی حیثیت

ذیل میں عہد رسالت مآب میں خنثیٰ اور خنثیٰ مشکل کی سماجی حیثیت اور شرعی احکامات کو الگ الگ بیان جاتا ہے جن سے علم ہوتا ہے کہ عہد رسات ﷺ میں خنثیٰ اور خنثیٰ مشکل کو ان کی غالب جنسی حالت کے پیش نظر مردوں اور عورتوں کی ہی مساوی

حیثیت حاصل تھی اور وہ کوئی تیسری جنس شمار نہ ہوتے تھے۔

احکامِ شرع میں خنثیٰ کی حیثیت

ایسے خنثیٰ جن کی پہچان میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی کہ ان کا غالب جنسی وصف مردوں والا ہے یا عورتوں والا تو ان کے لئے واضح طور پر مردوں یا عورتوں والے احکام ہی لازم اور سماج میں انہی خصوصیات کی بنا پر وہی مقام حاصل تھا۔ علاؤالدین الحصکفی کی عبارت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

وحکم الخنثیٰ غیر مشکل فی ارثه و سائر احکامه حکم ما ظهرت علاماته فیه۔[13]

خنثیٰ غیر مشکل کا حکم وراثت اور تمام احکام میں اسی کی مثل ہے جس کی علامات اس میں ظاہر ہوں۔

اس اصول کی رو سے اگر خنثیٰ غیر مشکل میں مردوں کی علامات واضح ہوں تو اس کا حکم مردوں کا ہوگا۔ میراث، نکاح، شہادۃ، قضاء، اذان، اقامت، صف میں کھڑا ہونا، حج، احرام، تجہیز و تکفین الغرض تمام احکام مردوں والے لازم ہوں گے اور اگر خنثیٰ غیر مشکل میں عورتوں کی علامات واضح ہوں تو اس کا حکم عورتوں کے مثل ہوگا۔

احکامِ شرع اور سماج میں خنثیٰ مشکّل کی حیثیت

عہدِ رسالت اور قرونِ اولیٰ میں خنثیٰ مشکّل کے شرعی احکام اور سماجی حیثیت میں نہایت احتیاط کی گئی کیونکہ خنثیٰ مشکل کی پہچان قدیم دور میں کافی مشکل تھی۔ ان کی سماجی حیثیت، میراث، نکاح، شہادۃ، قضاء، اذان، اقامت، صف میں کھڑا ہونا، حج، احرام، تجہیز و تکفین الغرض تمام احکام میں خاص احتیاط برتی جاتی اور سماجی حیثیت کے حوالہ سے بھی خاص احتیاط سے کام لیا جاتا تھا تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ غالب مردانہ وصف والے خنثیٰ عورتوں سے اختلاط اور غالب زنانہ وصف والے خنثیٰ مردوں سے اختلاط کریں۔ البتہ عصرِ حاضر میں یہ مسئلہ لاینحل نہیں رہا۔ میڈیکل سائنس کی ترقی نے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے اور اب سادہ ٹیسٹ کے ذریعہ ایسے خنثیٰ کے غالب جنسی وصف کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس ٹیسٹ کی روشنی میں جو اصناف غالب ہوں انہی کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا۔

السنن الکبریٰ للبیہقی میں وراثت کے بیان میں خنثیٰ کی وراثت کے حوالہ سے بھی ایک ساتھ چھ (6) طرح کی احادیث بیان ہوئی ہیں جن میں سے ایک میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جب خنثیٰ مشکّل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

اِن بَالَ مِن مَجرىَ الذَکَرِ فَھُوَ غُلام وَاِن بَالَ مِن مَجرىَ الفَرجِ فَھُوَ جَارِیَة۔[14]

اگر وہ ذکر (مردانہ عضو مخصوص) سے پیشاب کرے تو لڑکا اور اگر فرج (زنانہ عضو مخصوص) سے پیشاب کرے تو لڑکی ہے۔

یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ پردہ اور ستر پوشی کا حکم ہر فرد سے متعلق ہے اور ستر کی مقدار بھی اسی حیثیت سے متعین ہے۔ شرم گاہ چاہے مرد کی ہو یا عورت کی بالاتفاق ستر میں شامل ہے۔ چنانچہ جنس کی تعیین کے لیے یہاں ضرورت کا قاعدہ لاگو ہوگا اور طبیبِ حاذق کے ذریعے اس ضرورت کو پورا کیا جائے گا۔ یعنی فرمانِ علی رضی اللہ عنہ کی روشنی میں وہ اس امر کی تعیین کرے گا کہ خنثیٰ میں کس جنس کی خصوصیات غالب ہیں۔

مخنث اور مترجلہ کے لئے اللہ اور رسول ﷺ کی تنبیہ اور لعنت

عربی زبان میں جو مرد، عورتوں کی شباہت اختیار کریں انہیں مخنث اور جو عورتیں، مردوں کی شباہت اختیار کریں انہیں مترجلہ کہا جاتا ہے۔ جنس کی تبدیلی دراصل شیطانی ہتھکنڈہ اور مخالف جنس کی شباہت اختیار کرنا دراصل اللہ کی تخلیق میں تبدیلی ہے۔ قرآن

کریم میں ہے:

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ-وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا۔[15]

(ابلیس نے کہا) میں ان کو ضرور بھٹکاؤں گا اور امیدیں دلاؤں گا اور جانوروں کے کان کاٹنے کی تعلیم دوں گا اور انہیں رغبت دلاؤں گا کہ اللہ کی بناوٹ کو بدل دیں۔ جو اللہ کے سوا کسی کو ولی بنائے گا وہ یقیناً نقصان میں ہو گا۔

رسول ﷺ نے مخالف جنس کی شباہت اختیار کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اس حوالے سے چند روایات ملاحظہ ہوں:

- لَعنَ النَّبِیُّ ﷺ المُخَنثِينَ مِنَ الرِّجال وَ المترجلاتِ مِنَ النِّساءِ وَقالَ اخرجُوهُم مِن بُيوتِكُم۔[16]

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی شباہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

- عن اِبنِ عباس رَضِی الله عَنهُ، قَالَ لَعَنَ النبِیُّ ﷺ المُخَنَثِينَ مِنَ الرِجَالِ، وَالمُتَرجِلاَتِ مِنَ النِساء، وَقَالَ اَخرِجُوهُم مِن بُيُوتِكُم، وَاَخرَجَ فُلانا، وَاَخرَجَ عُمرُ فُلانا۔[17]

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو مخنث بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مرد بنیں اور آپ ﷺ نے فرمایا! کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور نبی کریم ﷺ نے فلاں کو گھر سے نکالا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا۔

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مخنث کو لایا گیا، جس کے ہاتھ اور پیر مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے معاملہ پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے مدینہ کی بستی سے (جلاوطن کر کے مدینہ کے نواح میں موجود علاقہ) نقیع کی طرف بھیجنے کا حکم دیا۔[18] اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے تنہائی، علیحدگی اور رہبانیت کی زندگی گزارنے سے منع فرمایا ہے۔ متعدد کتب میں درج ذیل حدیث موجود ہے:

رد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون التبتل۔[19]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو عورتوں سے الگ رہنے والی زندگی سے منع کیا۔

اس حدیث کے ضمن میں حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اجازت دے دیتے تو بہت سے صحابہ اپنی مردانہ خصوصیات کو ختم کر دیتے کیونکہ صحابہ کرام عبادت و ریاضت میں مشغول رہنا چاہتے تھے تاکہ یکسوئی سے عبادت و ریاضت کر سکیں۔ مذکورہ بالا حدیث پر غور و فکر کے نتیجہ میں علم ہوتا ہے کہ معاشرے میں اس طرح کے جذبات کو پنپنے کا موقع نہیں دینا چاہیے۔ صحیح بخاری میں ایک حدیث دو مقامات پر بیان ہوئی ہے جو درج ذیل ہے:

عَن اُمِ سَلَمه عَنِ النَبِیُّ ﷺ كَانَ عِندَهَا وَفِی البَيتِ مُخَنَث، فَقَالَ المُخَنث لِاَ خِی اُمِ سَلَمَةَ عَبدِ اللهِ بنِ اَبِی اُمَيَةَ: اِن فَتَحَ اللهُ لَكُم الطَائِفَ غَدا اَدُلُکَ عَلَى بِنتِ غَيلانَ فَاِنهَا تُقبِلُ بِاَربَع وَتُدبِرُ بِثَمَان، فَقَالَ النبِیُّ ﷺ: لَا يَدخُلَن هٰذا عَلَيكُن[20]۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما تھے، گھر میں ایک مغیث نامی مخنث بھی تھا۔ اس مخنث نے ام سلمہ کے بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کو دکھلاؤں گا کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (صحت

منڈی کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑ جاتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ یہ مخنث (آئندہ) تمہارے پاس نہ آئے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکور خواجہ سرا (مخنث) مردانہ صفات کا حامل تھا یا اس میں زنانہ کی بجائے مردانہ صفات حاوی تھیں جن پر اس کا صنفِ مخالف عورت کی طرف میلان دلالت کرتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کا گھر میں آنا منع فرمادیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس سے خواتین کو پردہ کروایا۔

قرآن وسنت میں کسی کو خنثیٰ، مخنث یا مترجلہ کہہ کر پکارنے کی ممانعت

جہاں تک خنثیٰ، خنثیٰ مشکل، مخنث یا مترجلہ کی جنس کی تعیین کا سوال ہے تو سابقہ بحث سے معلوم ہو چکا کہ جس فرد میں جو صفات حاوی ہوں اس کا شمار اسی سے ہو گا۔ چاہے یہ تعیین فطری طور پر ہو جائے یا میڈیکل ٹیسٹ کی وجہ سے۔ البتہ جو مرد یا عورت صنف مخالف کی شباہت اختیار کرے تو اس کا یہ عمل ناجائز اور فسق کے زمرے میں آتا ہے۔ دیگر افراد انہیں ان ناموں سے پکاریں، موسوم کریں یا نہ؟ سو اس بارے میں سورۃ الحجرات کی بنیادی تعلیم مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ سورہ الحجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ‌ۚ-وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ‌ؕ-بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ‌ۚ-وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔[21]

اے ایمان لانے والو! جو مرد ہیں وہ دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور جو عورتیں ہیں وہ دوسری عورتوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں دوسرے کو طعنہ نہ دو اور آپس میں دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا بہت ہی برا نام ہے اور جو لوگ توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

اسی طرح ابن عباس کی ایک روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِذا قَالَ الرَجُلُ للرَجُلِ يَايَهُودِىُّ، فَاضرِبُوهُ عِشرِينَ، وَاِذا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضرِبُوهُ عِشرِينَ۔[22]

جب کوئی آدمی دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جب مخنث کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ۔

مذکورہ بالا آیت اور حدیث سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگرچہ ان کی یہ کمزوری فطری ہو یا اختیاری ایک حقیقت تاہم انہیں اس نام سے نہ پکارا جائے مبادا انہیں برا لگے۔ چونکہ دین داری اور تعلق مع اللہ بندے اور رب کا معاملہ ہے اس لیے عین ممکن ہے کہ اپنی اس کمزوری کے باوجود وہ کسی اعتبار سے اللہ کے زیادہ قریب ہو۔ دوسری وجہ یہ کہ ان ناموں سے انہیں پکارنے میں استہزاء اور تحقیر کا عنصر بھی پایا جاتا ہے اور کسی بھی انسان کی تحقیر اور تذلیل پر مبنی کوئی امر جائز نہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر انہیں ان ناموں سے پکارنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایسا کرنے والے کو تنبیہاً کوڑے لگانے کا حکم فرمایا۔

خلاصہ بحث

دنیا کی مختلف تہذیبوں میں جینڈر اور جنس کے حوالہ سے معذور یا کمزور لوگوں کے بیسیوں نام موجود ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں جنس یا جینڈر کے حوالہ سے معذور لوگوں کی چار اقسام ہیں۔ پہلی خنثیٰ، دوسری خنثیٰ مشکل، تیسری مخنث اور چوتھی مترجلہ جن کی

تفصیل اور عہد نبوی میں ان کی الگ الگ سماجی حیثیت زیر نظر مضمون میں تفصیل سے ذکر کی گئی ہے۔ احادیث اور سیرت کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں جنسی اعتبار سے کمزور یا معذور افراد کو تیسری صنف میں تقسیم نہیں کیا گیا بلکہ ان کی غالب جنس کے لحاظ سے انہیں مرد یا عورت تسلیم کر کے ان کی سماجی حیثیت کا تعین کیا گیا اور انہیں وہ تمام حقوق حاصل رہے جو اس معاشرے میں مرد یا عورت کو حاصل تھے جیسے دیگر معذور افراد کو تمام تر حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ البتہ آپ ﷺ نے ان مردوں پر جو عورتوں کی شباہت اختیار کرتے ہیں یا وہ عورتیں جو مردوں کی شباہت اختیار کرتی ہیں کے عمل کو فسق اور باعثِ لعنت قرار دیا ہے۔

تجاویز و سفارشات

- ایسی قانون سازی ہونی چاہیے کہ ہر نومولود بچے کا طبی معائنہ ضروری ہو تاکہ کسی بیماری میں مبتلا، معذور اور خدانخواستہ ٹرانس جینڈر بچوں کا ریکارڈ مرتب ہو سکے اور مستقبل میں ایسے تمام خصوصی بچوں کا علاج حکومت کی جناب سے نہ صرف مفت ہو بلکہ والدین کو قانونی طور پر پابند بنایا جائے کہ وہ اپنے بچے کا علاج کرانے میں حکومتی اداروں کا یقینی طور پر ساتھ دیں۔
- جن معذور اور ٹرانس جینڈر خصوصی بچوں کا مکمل علاج ممکن نہ ہو اور ان کے والدین بھی اس قابل نہ ہوں کہ انہیں بہتر طریقہ سے پرورش اور تعلیم و تربیت کر سکیں، ان کے لئے ہر چھوٹے اور بڑے شہروں میں مختلف مقامات پر ایسے سینٹرز بنائے جائیں جہاں ان کی تعلیم و تربیت اور علاج و معالجے کے خصوصی انتظامات موجود ہوں اور والدین جب چاہیں اپنے بچوں سے مل سکیں اور ان کے ساتھ کچھ وقت بھی گزار سکیں۔ ان خصوصی بچوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ بھکاری بننے کی بجائے مستقبل میں باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔
- سرکاری ہسپتالوں کی طرز پر مفت کونسلنگ اور سائیکو تھراپی سنٹرز قائم کیے جائیں اور ان کی تشہیر بھی کی جائے، تاکہ ان سینٹرز سے نہ صرف ان لوگوں کا علاج ہو جو مخالف جنسی جذبات و احساسات رکھتے ہیں بلکہ ضدی، نافرمان، چڑچڑے اور مختلف نفسیاتی مسائل میں مبتلا بچوں اور بڑوں کا علاج بھی ممکن ہو سکے۔
- متعلقہ حکومتی اداروں کے عوام الناس کو نماز، ذکر و فکر اور مذہبی عبادات کی جانب راغب کرنے کے لئے پروگراموں کی تشہیر بذریعہ پرنٹ، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کرنا چاہئے کیوں کہ بہت سے نفسیاتی و روحانی علاج محض نماز اور ذکر و فکر کی برکت سے ہی ممکن ہیں اور کسی قسم کی کونسلنگ و سائیکو تھراپی کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

حوالہ جات و حواشی

1 سورۃ الذاریات 49:51۔

2 سورۃ یٰس 36:36۔

3 Dr. Leon Bullard & Others, **Embryonic & Fetal Development**, (Columbia: University of South Carolina, 2015), P .06.

4 https://www.bbc.com/urdu/regional-41351409, Retrived on 19-04-2024.

5 https://discovery.nationalarchives.gov.uk/details/r/115331b9-c336-481b-9126-d34c729121b3, Retrived on 19-04-2024.

6 Transgender Persons, Protection of Rights Act, 2018 (Pakistan).

7 Joshua G & Others, **An Exploration of LGBTQ+,** (Utah, Sage Publishers, 2020), P.03.

8 البیہقی، احمد بن الحسین، **السنن الکبریٰ**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1999ء)، کتاب الوراثت، رقم الحدیث: 12520۔

9 النووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف، **شرح صحیح مسلم**، (ریاض: دارالسلام، 2015ء)، 14/334۔

10 البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، (ریاض: دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، 2015ء)، کتاب اللباس، باب اخراج المتشبہین بالنساء من البیوت، رقم الحدیث، 5886۔

11 جماعۃ، **اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کے فقہی فیصلے**، (دہلی: ایفاء پبلی کیشنز، 2006ء)، ص322۔

12 www.facebook.com/BirthDefectsFoundation, Retrived on 23-03-2024.

13 الحصکفی، علاؤالدین، **الدرالمختارعلی ھامش رد المختار**، (بیروت: دار الاحیاء التراث العربی، سن ندارد)، 5/465۔

14 البیہقی، **السنن الکبریٰ**، کتاب الوراثت، رقم الحدیث: 12520۔

15 سورۃ النساء 4:119۔

16 البخاری، **الجامع الصحیح**، باب اخراج المتشبہین بالنساء من البیوت، رقم الحدیث، 5886۔

17 ایضاً۔

18 ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی، **السنن**، (ریاض: دارالسلام، 2015ء)، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، رقم الحدیث: 4928۔

19 البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب النکاح، باب مایکرہ من التبتل، رقم الحدیث: 5073۔

20 ایضاً، کتاب النکاح، بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ، رقم الحدیث: 5235۔

21 سورۃ الحجرات 49:11۔

22 الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **السنن**، (ریاض: دارالسلام، 2015ء)، کتاب الحدود، باب مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لآخَرَ يَا مُخَنَّثُ، رقم الحدیث: 1462؛
ابن ماجۃ، محمد بن یزید القزوینی، **السنن**، (ریاض: دارالسلام، 2015ء)، کتاب الحدود، باب حدالقذف، رقم الحدیث: 2568۔